تفسیراتِ احمدیہ

فی بیان الآیات الشرعیہ

یعنی

قرآن پاک کے فقہی مسائل

ملا احمد جیون امیٹھوی

ترجمہ و حواشی

مولانا محمد احمد

فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد



تفسیراتِ احمدیہ

فی بیان الآیات الشرعیہ

یعنی

قرآن پاک کے فقہی مسائل

ملا احمد جیونؒ امیٹھوی

ترجمہ و حواشی

مولانا محمد احمد

فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان



عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

باہتمام: محمد ادریس اعوان

سلسلہ مطبوعات - ۰۷۰

سن اشاعت ۲۰۰۵ء

محمد شاہد عادل نے

زاہد بشیر پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ از مصنف

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس کی پوری تفصیل فرمائی اور ارباب عقل و بصیرت کو اس کے لطائف و اسرار آیات اور وعظ و تذکرہ سے بہرہ مند کیا۔ جو شخص اس کو مطمح نظر ٹھہرائے اس کے لئے اس کتاب کو دانائی کا ذریعہ قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تمام مقدس کتابوں میں علمی لحاظ سے معجز نظم کے لحاظ سے شیریں خطاب کے لحاظ سے بلیغ تر اور تفسیر و تعبیر کے اعتبار سے حسین تر اور قابل قدر ٹھہرایا ہے۔

﴿ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِىْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ. ﴾

یہ کتاب (کفر و اسلام میں) واضح فرق کرنے والی اور اہل ایمان کے لئے بشارت اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔

اس کو اللہ تعالیٰ نے نطق جبریل امین کی وساطت سے بتدریج نازل فرمایا تاکہ بنی نوع انسان کو امم سابقہ کے ان حالات سے جو نظروں سے اوجھل ہیں باخبر کردے اور آسمانوں و زمین کی پوشیدہ چیزوں کی اطلاع بہم پہنچائے۔

نیز اس کتاب سے علوم شرعیہ کے اصول و فروع، علوم عربیہ، اس کی مختلف اصناف اور فنون ادبیہ کا استخراج کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں تو (اس کتاب کا) بہت ہی تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

پس ایک جماعت تو ہدایت یافتہ ہے اور دوسرا وہ گروہ ہے جس کی گمراہی ثابت ہو چکی ہے۔ جس شخص کے لئے سعادت نمایاں اور ہدایت ظاہر ہوگئی وہ تو اس (قرآن) کے فرامین پر ایمان لاتا ہے' اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتا ہے اور راتوں کو قیام کر کے اس کی تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ بدبخت و بدنصیب کہ گمراہی جس کا مقدر بن چکی ہے وہ ذلیل و خوار ہو کر بیٹھ گیا عنقریب وہ کہے گا۔

﴿ يَا لَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ ﴾

ہائے کاش کہ میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی۔

اے صاحب جلال و جمال، مالک عزت و کمال اور بلند و بالا رب! اپنے رسولؐ پر ایسی دائمی اور ابدی رحمت و برکت نازل فرما کہ جس کو معرض کتابت میں لانے کیلئے نہ تو سیاہی کفایت کر سکے اور نہ اس رحمت و برکت کی کہیں انتہا ہو۔ نیز اس پر بھی اپنی کامل رحمت و برکت نازل فرما جس نے حضرت محمد مصطفیٰ مجتبیٰ ﷺ کی نصرت و اعانت کی اور اسلام کی بنیاد کو مستحکم کیا ہے۔ اے اللہ! اس مقدس و عزیز سرزمین کی مبارک روحوں پر ہماری طرف سے سلام پہنچا۔ اور ان پاکیزہ فطرت لوگوں پر تیری جن رحمتوں کا نزول ہوتا رہا ان کا ایک وافر حصہ ہمیں بھی نصیب فرما۔

بعد ازاں (عرض ہے کہ) دنیا و آخرت میں معارف دینیہ اور علوم یقینیہ بہت ہی نفع کا باعث ہیں بالخصوص علم قرآن شان و مرتبہ کے اعتبار سے انتہائی عظمتوں کا حامل ہے اور برہان و دلیل کی رو سے بدرجہ غایت قوی اور مضبوط ہے۔

اس میں شک نہیں کہ علمائے سلف نے اپنی تمام مساعی اس کو سمجھنے میں صرف کر دیں اور اس میں کامیاب رہے انہوں نے اس میں تحقیق و تفحیص کے لئے متعدد علوم وضع کئے اور اصول و فروع بنائے۔ ان محققین کرام نے قرآنی علوم میں تحقیق کی الگ الگ راہ متعین کی اور جماعت در جماعت اور گروہ در گروہ مختلف موضوع پر بہت سی تحقیقی کتابیں مدون کیں۔

ایک جماعت نے قرآن کریم کے حروف کے مخارج و محاسن اور صفات نیز رموز اوقاف پر بحث کی تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ قرآنی حروف کی ادائیگی کس طرح کی جائے اور قرآن میں کہاں ٹھہرا جائے اور کہاں نہیں۔ اس علم کا نام علم قرائت ہے۔

جبکہ ایک جماعت نے قرآنی الفاظ کے حرکات و سکنات پر بحث کی تا کہ اس کلام کے مقدس الفاظ کا ''فا'' و ''عین'' محفوظ و مصئون رہیں۔ اس علم کو علم لغت کا نام دیا گیا۔

ایک جماعت نے کلام مجید میں واقع افعال کے حال و مستقبل سے بحث کی اور یہ علم، علم الصرف کے نام سے مشہور ہوا۔

کچھ علماء نے قرآن کریم کے الفاظ کی بر بنائے اعراب تحقیق کی جس کو علم النحو کا نام دیا گیا۔

بعض حضرات نے اس کلام بلاغت لزوم کی بلاغت و فصاحت، وجہ اعجاز، حسن و خوبی بیان سے بحث کی اور یہ علم، علم البیان کے نام سے مشہور ہوا۔

محققین کی ایک جماعت نے اس عظیم کتاب کے فرمودات کی تحقیق اور معانی کی باریکی پر بحث کی جس کا نام علم التفسیر رکھا گیا۔

ایک گروہ نے اس کلام مقدس کے دلائل عقلیہ و شواہد اصلیہ پر گہری نظر ڈال کر اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کا ثبوت فراہم کیا اور یہ علم، علم الکلام کے نام سے مشہور ہوا۔

ایک جماعت نے اس کلام پاک کے خطابات میں غور و فکر کر کے معلوم کیا کہ اس میں بعض جگہ خطاب عام ہے اور بعض جگہ خاص بعض جگہ ایسے احکام ہیں جن پر بنی نوع انسان کو چلنا ہے اور بعض جگہ منہیات کا بیان ہے جن سے انسانیت کو بچنا ہے اس علم نے علم اصول کا نام پایا۔

پھر اس کتاب میں علماء نے بہ دقت نظر و فکر صحیح غور کر کے بتلایا کہ اس میں کچھ باتیں حلال ہیں اور کچھ حرام پس اس علم کا نام علم فقہ رکھا گیا۔

ان سب علوم کی دریافت و تحقیق کے باوجود کلام مقدس ایک ایسا گہرا اور وسیع سمندر ہے جس میں علم کے بے شمار موتی ہیں اور یہ کتاب (علم کی ایک) ایسی منتشر وادی ہے جس کے اطراف و اکناف نامعلوم ہیں اور کیسے نہ ہوں کیونکہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ. [٦ : ٣٨] ہم نے دفتر میں (قرآن میں) کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ. [٦ : ٥٩] اور نہ کوئی تر اور خشک چیز (گرتی ہے) مگر یہ سب کتاب مبین

میں ہیں۔

اور فرمایا نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (اور ہم نے آپ پر ایسی کتاب اتاری ہے کہ اس میں ہر چیز موجود ہے۔ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم ہر چیز اور ہر علم کا منبع اور سرچشمہ ہے۔

بعض علماء نے علم ہیئت، نجوم، اور اکثر علوم عربیہ کا اسی سے استنباط کیا ہے حتیٰ کہ بعض نے قرآن سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہؐ کی عمر مبارک ۶۳ سال ہی ہے۔

اور اس کا ثبوت سورۂ منافقون کی اس آیت وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا سے دیا ہے یعنی یہ سورت تریسٹھویں سورت ہے اور اس کے بعد سورۂ تغابن ہے گویا کہ سورۂ تغابن اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہؐ کا پردہ فرمانا وقوع پذیر ہوگا اور یہ دن (تمام مسلمانوں کے لئے) بہت بڑے نقصان اور خسارے کا دن ہوگا۔ ❶

رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ جب میری حدیث تم تک پہنچے تو اس کو قرآن پر پیش کرو اگر موافق ہو تو قبول کرلو اور اگر نہیں تو رد کردو۔پس قرآن کریم میں تو رسول اللہؐ کے ہر فرمان مبارک کی تصدیق موجود ہے۔

قاضی ابوبکر العربی علوم قرآن کی تعبیر کے قوانین کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآنی علوم کی تعداد پچاس ۵۰، چار سو ۴۰۰، سات ہزار ۷۰۰۰ اور ستر ہزار ۷۰۰۰۰ ہے بلکہ قرآن کے ہر کلمے کو چار سے ضرب دے کر جو عدد حاصل ہوا اتنے علوم ہیں کیونکہ ہر کلمہ کا ایک ظاہر ایک باطن ایک حد اور یک مقطع ہے اور یہ تو صرف ایک کلمے ہی کے اعتبار سے ہے اگر ربط و ترکیب کلمہ بھی اس میں شامل کیا جائے تو یہ علوم شمار سے باہر ہو جائیں گے اور ان سب کو تو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

بہر حال قرآنی کلمات کے ظاہری معانی کے بارے میں فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ قرآن میں سات (قسم کے) بیانات ہیں۔

(۱) امم سابقہ کے حالات و واقعات (۲) مستقبل کی خبریں بطور وعد وعید۔ (۳) امثال (۴) مواعظ (۵) احکام شرعیہ (۶) اوامر یعنی وہ امور جن کے کرنے کا حکم دیا گیا (۷) نواہی یعنی وہ امور جن سے منع کیا گیا ہے۔ ❷

مندرجہ بالا اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ماضی کے قصوں کے بیان میں ابتداء تخلیق عالم' آسمان، زمین اور جو اس کے نیچے ہے'

---

❶ بعض نقطہ دان حضرات نے نائن الیون کے واقعہ کا ثبوت بھی قرآن کریم کی سورۃ التوبۃ کی آیت: ۱۰۷ سے فراہم کیا ہے۔اس آیت کے ایک حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ "یہ عمارت یعنی مسجد ضرار اس شخص کے قیام کے لیے ہے جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے۔سورۃ التوبۃ قرآن کریم کی سورۃ نمبر ۹ ہے اور اس کی یہ آیت پارہ نمبر ۱۱ میں ہے۔اور آیت نمبر ۱۰۷ ہے۔اب نتائج میں دیکھئے کہ تباہ ہونے والی عمارت ۱۰۷ منزلوں پر مشتمل ہے اور اس عمارت میں کاروبار کرنے والوں کی اکثریت اللہ اور اس کے رسولؐ کی دشمنوں کی تھی اور یہ عمارت نویں ماہ کی گیارہ تاریخ کو تباہ ہو رہی ہے۔ (محمد احمد)

❷ اگر اوامر و نواہی کو احکام شرعیہ میں داخل سمجھا جائے جو کہ در حقیقت اسی میں داخل ہیں تو پھر یہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے علوم خمسہ قرار پائیں گے۔ (محمد احمد)

تخلیق جن وانس پھران کا ملل وادیان میں متفرق اور منتشر ہو جانے کا حال، تخلیق آدمؑ اور بعد کے تمام انبیائے کرام مثلاً: ادریسؑ، نوحؑ، هودؑ، صالحؑ، لوطؑ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ اور ان کے بھائی۔ اور ذوالکفلؑ یعنی یوشعؑ، شعیبؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، الیسعؑ، الیاسؑ، ذی النون یعنی یونسؑ، عزیرؑ، داوٗدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، زکریاؑ، یحییٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والتسلیم اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی تخلیق اور تشریف آوری کا ذکر و بیان ہے اور بغیر نام لئے شمویلؑ، خضرؑ، اور حزقیلؑ وغیرہم کا تذکرہ موجود ہے۔

اور انبیاء کے علاوہ اصحاب فیل اصحاب کہف، اصحاب الرس، قوم تبع، یاجوج ماجوج، اصحاب الاخدود اور قبائل عاد و ثمود کے عبرت انگیز واقعات ہیں۔ عورتوں میں سے مریم، زلیخا (عزیز مصر کی بیوی) بلقیس (ملکہ سبا) فرعون کی بیوی، نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کا ذکر ہے۔ مردوں میں خاص کر نمرود، شداد، جالوت، بخت نصر، فرعون، ھامان، قارون، آزر، عمران، بشری، ھارون، بلعم باعور، ھابیل و قابیل، لقمان حکیم اور ذوالقرنین کے آثار و احوال بیان کئے گئے ہیں۔

فرشتوں میں جبرئیل، میکائیل، ہاروت، ماروت، رعد، برق، مالک (داروغہ جہنم) سجل اور قعید کا بیان ہے۔

نیز اس میں زیدؓ ابولہب ملعون، اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، کفار، منافقین اور رسول اللہؐ کے ساتھ لڑنے والوں اور آپؐ کے غزوات مبارکہ آپؐ کے معجزات، آپؐ کے حالات و واقعات کی تفصیل درج ہے۔

اخبار آتیہ (مستقبل کی خبریں) کی تفصیل میں بنی آدم کی موت اور اس کی کیفیت، مرنے کے بعد کیا ہوگا، احوال قبر اور اس کا عذاب و ثواب، دجال کی آمد و علامات قیامت کبریٰ، یاجوج ماجوج کی آمد، تین ہواؤں کا چلنا، آخرت کا حساب کتاب، جنت و دوزخ، جنت کی نعمتیں، دوزخ کا عذاب، حوض کوثر، میزان، شفاعت، پل صراط اور نہروں کی خبریں وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔

امثال قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ ان میں سے بعض امثال بالکل واضح ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ہے۔

اور بعض مثالیں ایسی ہیں کہ وہ صاف اور واضح نہیں البتہ ان میں غور و فکر کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے (کہ یہ مثالیں کیا مطالب و معانی اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں) جیسے کہ آیت لَا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ اور آیت وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا اور آیت وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اور آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ہے۔

اور مواعظ قرآن میں یہ ہے کہ مندرجہ بالا تمام باتیں بشمولیت دیگر بیسیوں آیات کے کہ اس طرح کے مضامین قرآن میں بے شمار ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سارا قرآن پند و نصیحت و وعظ و تذکیر ہی ہے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہوں اور اپنی دنیا و آخرت درست کر لیں۔

احکام القرآن کا علم تمام علوم القرآن میں عظیم تر اور اعلیٰ معلومات سے پر ہے اپنی قلت کے باوجود ان ہی سے تمام شرعی علل کا استنباط کیا جاتا ہے۔

لیکن ان شرعی علل پر کسی شخص کا بذات خود مطلع ہونا ممکن نہیں کیونکہ یکے بعد دیگرے صحابہ، تابعین، فقہاء اور مجتہدین امت نے سمجھا اور پھر بعد والوں کو بتلایا۔

میں نے بہت پہلے بزرگوں کی زبان سے سنا تھا کہ امام غزالی جو اسلام کے اجل علماء میں سے تھے انہوں نے حسب استطاعت قرآن کریم کی آیات احکام جمع کی تھیں اور یہ آیات بغیر کمی بیشی کے پانچ سو کی تعداد تک پہنچ گئی تھیں۔ میں عرصہ تک ان کی تلاش میں رہا۔ مختلف کتب مطالعہ کیں اور علماء کے اصول پر مدون بہت سی کتب دیکھیں جن میں یہ قصہ لکھا ہوا دیکھا۔ پس جب میرا ایمان پختہ ہو گیا اور دل یقین سے بھر گیا تو میں نے ان آیات کی مزید جستجو و تلاش شروع کر دی لیکن افسوس مجھے اس کوشش میں نہ تو کامیابی ہوئی اور نہ ہی ان آیات کا کہیں سراغ ملا۔

پھر تو مجھے الہامی زبان سے یہ حکم دیا گیا کہ میں ہی اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق سے ان آیات کا استنباط اور طریقہ ہدایت سے ان کا استخراج کروں۔ پس میں نے قرآنی ترتیب سے وہ تمام آیات جن سے احکام فقہ، قواعد اصولیہ اور مسائل کلامیہ کا استنباط ہو سکتا ہے اخذ کیں پھر میں نے احسن طریقے سے ان کی تفسیر و تشریح بیان کی۔ اپنی مدد کے لئے میں نے علماء فحول کی متداول نیز علماء و صلحاء امت میں مشہور و معروف درج ذیل کتابیں جو مختلف فنون و شعب پر محیط تھیں جمع کیں۔

تفسیروں میں انوار التنزیل، مدارک التاویل، الاتقان فی علوم القرآن، شیخ الرئیس الولی المعروف بہ ظہیر الشریعۃ الغوری کی تفسیر، شیخ الکبیر العلی الحسین واعظ کاشفی کی تفسیر، تفسیر شیخ اجل علامہ زاہد، تفسیر کشاف جار اللہ زمخشری کا انتخاب کیا۔

کتب فقہ میں شرح وقایہ الروایہ مع حواشی، ہدایہ مع شروح و حواشی اور فتاویٰ حمادیہ فی مسائل فقہیہ منتخب کیں۔

کتاب اصول میں امام اجل فخر الاسلام العلی البزدوی، مع کشف اور شرح شیخ الہداد بہاری اور فروع میں کلام شیخ الحسام۔

اور امام الفہام حافظ الدین بخاری کی تصنیف اور کتاب التوضیح اور اس کی شرح التلویح اور مختصر اصول ابن حاجب ان کے ساتھ ساتھ اس کی مشرق و مغرب میں مشہور شرح کا انتخاب کیا۔

کتاب الکلام میں شرح العقائد علامہ سعد الدین تفتازانی مع حاشیہ مولی الخیالی اور اسی طرح شرح الشریف سید السند علی المواقف المشہو بہ قاضی عضد الدین۔ اس کے علاوہ کتب سیر و محدثین کرام کے مشہور و معروف تذکرے جو انہوں نے اس فن میں تصنیف کئے تھے جمع کر لئے۔

میں نے اپنی تفسیر میں مباحث شریفہ اور نکات لطیفہ پر خوب خوب بحث کی ہے جو مندرجہ بالا علمائے کرام کی کتابوں میں موجود تھے۔

میں نے قرآن کریم کی صرف ان ہی آیات کا انتخاب کیا ہے جن میں صراحتاً یا کنایتاً کسی نہ کسی مسئلہ کی طرف اشارہ موجود تھا اور آیات قصص و امثال میں سے بھی وہی منتخب کیں جن میں کسی نہ کسی صورت میں کوئی شرعی مسئلہ پوشیدہ تھا باقی کو نہ چھیڑا کیوں کہ اگر ان آیات امثال و قصص کی باقی تفسیر بھی بیان کرتا تو اس کے لئے ایک طویل مدت درکار تھی۔ شاید میرے اس کام کا ثواب امام غزالی" کو مرجوع ہو کہ وہی اس کام کے محرک ہیں صاحب اتقان نے اپنی کتاب میں "ہذا قول البعض" کہا ہے لیکن اس کی تشریح

نہیں کی کہ کس نے کیا کہا ہے لیکن میں نے صراحت سے بیان کر دیا ہے کہ کس نے کہا ہے اور کیا کہا ہے۔

میری یہ منتخب کردہ آیات پانچ سو ہیں۔

فَذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۔

اور یہ سب ملک الحق المبین ذوالجلال والاکرام کے احسانات وانعامات ہیں کہ میں یہ عظیم کام کرنے کے قابل ہوا۔

جب میں چھوٹی سی عمر یعنی صرف سات سال ہی میں قرآن کریم کے حفظ وذکر بغیر ہجا واعراب کے حرف قرآنی الفاظ کی صورت آشنائی سے بغیر کسی شک وشبہ کے واقف ہو گیا تو میں نے علوم دینیہ وفنون شرعیہ کی طرف توجہ کی اور اس دوران میری عمر سولہ ۱۶ سال ہو گئی تھی تو اصول شیخ الحسام پڑھتے ہوئے میں نے یہ کتاب (تفسیر احمدیہ) لکھنی شروع کر دی اس دوران سخت مشکلات وتکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن میں نے اپنا کام بحسن وخوبی مع تزئین لطائف کے جاری رکھا میں اس زمانے میں معقولات ومنقولات میں کافی دلچسپی رکھتا تھا اور اسلام سے گویا کہ مجھے آگاہی نہ تھی۔ جب میں نے مطالع الانوار کی شرح لکھنی شروع کی تو میری عمر بیس ۲۰ سال کو پہنچ چکی تھی یعنی ہجرت کو ایک ہزار انہتر ۱۰۶۹ھ سال ہو چکے تھے۔ تو میں نے یہ کتاب' اللہ تعالیٰ کے فضل وکرام واحسان وتوفیق سے اختتام کو پہنچادی اور اس کا نام ''التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ'' رکھا۔

اس وقت سے اللہ تعالیٰ کا سایہ ہی سایہ ہے کہ لواء شریعت باعزت طریقہ سے لہرا رہا ہے علوم شریعت اور طہارت احکام غالب کر دیئے گئے ہیں رسومات کفر اور معاصی کی نجاست مٹادی گئی ہیں اطراف مشرق اور اقطار مغرب اور تمام شہروں میں جمعہ وعیدیں اور اقامت حدود قائم کر دی گئی ہیں اور یہ تمام باتیں حکومت سلطان مومنین مالک زمام عالم ناصر شریعت صحیحہ مالک طریق مستقیم عدل وانصاف کے بچھونے کو بچھانے والے ظلم وبے راہ روی کی اساس مٹانے والے شریعت غرا کی ترویج کرنے والے ملت حنفیہ بیضاء کی تاسیس کرنے والے صاحب عزت وباعث فخر بلند مرتبہ اور عظیم منقبت کے مالک موتیوں کے دریا ابوالمظفر ہر چھوٹی بڑی فضیلت کے مربی محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کہ ہمیشہ افاضل وانام کا ملجار ہیں کبھی انہیں زوال نہ ہو حوادث ایام سے ان کی پناہ محفوظ رہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے آل واصحاب کے صدقے میں وہ اسلام کا ایک مضبوط اور ناقابل تسخیر قلعہ بن جائیں۔

یہ مدح وستائش ہم نے دنیا کی طمع کی خاطر نہیں کی اور نہ کسی بہت بڑے مفاد کو حاصل کرنے کے لیے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حصول اجر اور دین میں اضافے کے حرص کے لئے کی ہے کیونکہ میں اس درجہ کے لوگوں میں سے نہیں ہوں اور نہ ہی اس میدان کے شہسواروں میں ہوں مجھے تو وہی کافی ہے جو میں دین کی سربلندی کے لئے کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ میرے لئے ہر وقت یہی چیز کفایت کرے گی۔

اے اللہ! تو پاک ہے۔ اے اللہ! تو ہماری پوشیدگیوں کو جاننے والا ہے تو ہمارے کبیرہ گناہوں کا چھپانے والا ہے تو ہی انعام دینے والا ہے۔ تو ہی احسان کرنے والا ہے۔ اے اللہ ہمارے رب! تو ہماری یہ تصنیف قبول فرما اور ہماری یہ تالیف تمام دنیا میں عام کر دے ہمارے دوستوں کے دلوں کو لطف وکرم کی طرف مائل فرما بے شک اے رب عظیم! تو علیم وحکیم اور رؤف ورحیم ہے۔

اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے احسان سے کتاب شروع کرتا ہے۔